نورِ اسلام سے دنیا میں سویرا کر دے

(خلافتِ خامسہ کے بارہ میں ایک معاندِ احمدیت کا تبصرہ پڑھ کر)

نورِ اسلام سے دنیا میں سویرا کر دے
دورِ مسرور میں یا رب یہ کرشمہ کر دے

وہ جسے تُو نے چنا دیں کی امامت کے لئے
اس کی تدبیر کو تقدیر سے یکجا کر دے

جس سے وابستہ ہے اسلام کی عظمت مولیٰ
اس کی عظمت کو نشانوں سے ہُویدا کر دے

جس کے ہر کام میں ہے نصرتِ باری کی جھلک
اُس کے قدموں کو تو ہمدوشِ ثریا کر دے

جس کے سینہ میں ہُوا نورِ سماوی کا نزول
اس کے انوار سے ہر دل میں اجالا کر دے

تُو چُنے جس کو وہ بن جاتا ہے محبوبِ جہاں
اپنے پیارے کو ہر اک آنکھ کا تارا کر دے

تُو ہے جب ساتھ تو پھر ساتھ ہے سارا عالم
ساری دنیا پہ تُو ظاہر یہ نظارہ کر دے

روزِ روشن میں بھی جن آنکھوں میں کچھ نور نہیں
اپنی رحمت سے خدایا انہیں بینا کر دے

تیرا انعام ہے یا رب یہ خلافت کی قبا
تو جسے چاہے عطا خلعتِ زیبا کر دے

انتخاب اپنا تو ہے تیری رضا کا مظہر
کور چشموں پہ بھی یہ نکتہ ہُویدا کر دے

(عطاءالمجیب راشد۔لندن)

مرحبا صد مرحبا

حزن کے بادل چھٹے گزری شبِ تاریک و تار
گلشنِ احمد میں پھر آئی بہار اندر بہار
قدسیوں میں تذکرہ ہے حضرتِ مسرور کا
ہے یہی نغمہ لبوں پہ ہر کہیں لیل و نہار

مرحبا اے آنے والے! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

سر بسجدہ ہیں جبینیں لطف اور اِحسان پر
حق تعالیٰ کی عطا پر اُس کے اِس فیضان پر
غمزدہ چہرے دمک اٹھے ہیں سب اَکناف میں
قدرتِ ثانی کے جلوہ کی نرالی شان پر

مرحبا اے آنے والے! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

دیں کی مضبوطی کے ساماں کر دئے مولیٰ نے پھر
خوف سب جاتا رہا اللہ کی رسّی تھام کر
ملّتِ احمد کو پھر سے مل گیا عزمِ جواں
سوئے منزل ہے رواں یہ قافلہ بارِ دگر

مرحبا اے آنے والے! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

نورِ دیں نے دی بشارت اپنی اک تقریر میں
دل یہ کہتا ہے کہ پوری ہو گی اب تفسیر میں
قدرتِ حق نے بٹھایا تجھ کو اس مسند پہ ہے
اب وہی کافی ہے ہر دم ایک اک تدبیر میں

مرحبا اے آنے والے! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

تیرا آنا قدرتِ قادر کا اک زندہ نشاں
کارواں بڑھتا چلے گا ہر زمان و ہر مکاں
نصرتِ مولیٰ کا وعدہ عرش سے تیرے لئے
تیرے پیاروں کی دعائیں ساتھ تیرے ہر زماں

مرحبا اے آنے والے! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

(عطاء المجیب راشد)

معتکفین کے نام

خوشا نصیب کہ تم اِس جہاں میں آ بیٹھے
ملیکِ کل کے مکاں کو مکاں بنا بیٹھے

پڑے گی کیسے نہ تم پر نگاہِ بندہ نواز
کہ اُس کے گھر میں ہی تم آشیاں بنا بیٹھے

ہوئے ہو اُس کی محبت میں اتنے سرگرداں
کہ حُبِ دنیا کی تم ہر ادا بھلا بیٹھے

تمام دنیا کو تم رکھ کے آج ایک طرف
درِ کریم پہ کس عاجزی سے آ بیٹھے

کنارہ کر لیا دنیا کی شان و شوکت سے
زمینِ بیت پہ یوں بوریا بچھا بیٹھے

ادائے حسنِ طلب عشق کی کوئی دیکھے
کہ دھونی تم درِ مولیٰ پہ ہو رُما بیٹھے

جہاں سے لوٹا نہ کوئی کبھی بھی خالی ہاتھ
تم اُس کریم کی دہلیز پر ہی جا بیٹھے

نصیب جاگیں گے لاریب آج اُن سب کے
دنوں کے ساتھ جو راتوں کو بھی جگا بیٹھے

مری دعا ہے کہ مقبول ہو خدا کے حضور
ہر ایک اشک جو پلکوں پہ تم سجا بیٹھے

چلیں جو تیر تمہاری کٹری کمانوں سے
ہر ایک تیر نشانہ پہ بے خطا بیٹھے

کچھ اِس طرح سے عطائے مجیب حاصل ہو
مقامِ ''کن'' پہ ہی جا کر ہر اک دعا بیٹھے

(عطاءالمجیب راشد۔لندن)

سفرِ زندگی

پھیلا ہے سامنے مرے لندن کا مستقر
اترا ہے اک جہاز تو اک مائلِ سفر

ہے آنے جانے والوں کی اک بھیڑ، اور بہت
ہیں محوِ انتظارِ عزیزانِ منتظَر

ہر روز ہے رواں دواں خلقِ خدا یہاں
ہے دیکھتی یہ سلسلہ ہر شام ، ہر سحر

بیٹھا ہوُا مطار پہ میں سوچتا رہا
اسباق اس نظارے میں کتنے ہیں مستتر

دنیا میں جو بھی آیا اک روز چل بسے گا
اور جو سفر عدم کا ہے اس سے نہیں مفر

پروانہ ہر بشر کو ملا زندگی کا ہے
منزل معین اس کی ہے آئے نہ گو نظر

راہِ حیات میں ہیں نشیب و فراز بھی
کتنے ہی موڑ آتے ہیں اس رہ میں پُر خطر

کب آئے گی ندا اور ہو گی کہاں پہ شام
کوئی نہیں یہ جانتا کس کو ہے یہ خبر
یہ زندگی سفر ہے ، سفر زندگی کا نام
خوش بخت ہے وہی کہ جو لوٹے گا با ظفر
ہر لمحۂ حیات ہے اس بات کا نقیب
طولِ امل کو چھوڑو کہ ہے وقت مختصر

محدود زندگی کا ہر لمحہ ہے مثلِ زر
ضائع نہ ہو دقیقہ کوئی یوں کرو بسر

منزل کا کچھ پتہ نہیں، سورج ہے ڈھل رہا
ہمت کرو بلند اور قدموں کو تیز تر
راشد ہجومِ خلق پر ڈالو ذرا نظر
دنیا مسافرانِ عدم کا ہے مستقر

سلسلہ در سلسلہ

مسجدِ فضل ابتداء تھی ، اِس کا رتبہ ہے جلی
سب سے پہلے شہر لندن میں یہی مسجد بنی

حق تعالیٰ سے ملا اس کو انوکھا اک فراز
سجدہ گاہِ اوّلیں یہ چار اماموں کی ہوئی

ہے جو تاریخِ بنائے مسجدِ بیت الفتوح
وہ بنائے بیتِ فضل انّیس اکتوبر ہی تھی

افتتاحی دن بھی دونوں مسجدوں کا ایک ہے
اس توارد پر ہیں شاداں مرد و زن بچے سبھی

ایک نسبت ہو گئی مسجد بشارت سے اسے
دو ائمہ کی دعا ہر دو میں شامل ہو گئی

رکھی ناصرؒ نے بنائے مسجدِ ہسپانیہ

اور وہ مسجد مکمل ، دورِ طاہرؒ میں ہوئی

حضرتِ طاہرؒ نے رکھی تھی بنائے ''الفتوح''
جس کی آ کر حضرتِ مسرور نے تکمیل کی

دردمندانہ دعاؤں سے ہوُا جب افتتاح
کس طرح اک شان سے تاریخ دوہرائی گئی

عظمتوں کے رازداں ہیں منزلوں کے یہ نشاں
جلوہ ہائے رحمتِ باری ہوئے ہر سو عیاں

سلسلہ در سلسلہ جاری رہے یہ سلسلہ
مرحلہ در مرحلہ بڑھتا چلے یہ کارواں

(عطاءالمجیب راشد)

وصیت کرو

وصیت ہے اک آسمانی نظام
یہ جنت کے پانے کا ہے انتظام
چلے آؤ اس کی طرف دوستو !
ندا دے رہا ہے امام ہمام
وصیت کرو تم وصیت کرو
ہر اک کو یہی اب نصیحت کرو

یہ ہے قربِ مولیٰ کا اک راستہ
ہے غفران و رحمت کا یہ واسطہ
عمل کو ملے اس کے دم سے جِلا
دلوں میں اترتا ہے نورِ خدا
وصیت کرو تم وصیت کرو
ہر اک کو یہی اب نصیحت کرو

مسیحِ زماں کو بشارت ملی
وحی سے عطا یہ نشانی ہوئی
خدا کا ہے کیسا یہ فضل و کرم
کلید اس کی جنت کی ہاتھ آ گئی
وصیت کرو تم وصیت کرو
ہر اک کو یہی اب نصیحت کرو

نہ گھبرائیں اس کی شرائط سے ہم
مٹا دے گا مولیٰ سبھی ہم و غم
نہائیں گے ہم برکتوں میں سدا
شب و روز برسے گا ابرِ کرم
وصیت کرو تم وصیت کرو
ہر اک کو یہی اب نصیحت کرو

(عطاء المجیب راشد)